گذشتہ ماہ اگست کی ۲۰ر تاریخ کو علی الصباح سوویت روس کے سفر پر مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی اور راقم الحروف دونوں روانہ ہوئے اور ۵ر ستمبر کو واپس پالم پہنچے۔ سولہ دن کا یہ سفر الحمدللہ بہمہ وجوہ بخیریت و عافیت اور کامل اطمینان و راحت سے بسر ہوا۔ ہماری قدیم تاریخوں میں جس علاقہ کو ترکستان و خراسان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہ ایک بہت بڑا اور وسیع علاقہ تھا۔ عہدِ جدید میں اسی کو اقوام و قبائل پر تقسیم کر کے متعدد جمہوریتوں کی شکل میں تقسیم کر دیا گیا ہے، ان دور دراز علاقوں پر عرب کی تاخت و تاراج پہلی صدی ہجری کے اوائل میں شروع ہو گئی تھی اور اسی زمانہ میں یہ سب علاقے اسلام کے زیرِ نگیں آ گئے تھے۔ چنانچہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت قثم بن العباس بن عبدالمطلب جو سعید بن عثمان فاتح سمرقند و بخارا کی فوج کے ساتھ تھے اُن کا مزارِ پُر انوار بھی سمرقند میں مرجع عوام و خواص ہے اور ہمیں بھی اُس پر حاضری اور فاتحہ و سلام کی سعادت حاصل ہوئی۔ غرض کہ یہ وہ علاقے ہیں جو شروع سے اسلام کی آغوش میں رہے ہیں اور اس بنا پر ان کے چپہ چپہ پر اسلامی تاریخ کے نہایت اہم اور عظیم الشان آثار و مآثر پھیلے پڑے ہیں، ان سب کو دیکھنے کے لئے کم از کم ایک ماہ کی مدت درکار تھی اور ہمارے قیام کی مدت کل دو ہفتہ تھی۔ اس لئے اس قلیل مدت میں جو کچھ دیکھ سکتے تھے، وہ دیکھا۔ مفتی صاحب کے لیے اس سفر کی حیثیت قند مکرر کی تھی، کیونکہ وہ سنہ۶۳ء میں بھی یہاں آ چکے تھے۔ میرے لئے

یہ پہلا موقع تھا۔ اس لئے دل اور دماغ دونوں کی آنکھیں کھول کر جو چیزیں دیکھی جا سکتی تھیں انھیں جی بھر کر دیکھا اور کبھی سینہ سے آہ نکلی اور کبھی زبان سے واہ کی آواز بلند ہوئی ان زیارتوں کے علاوہ سائنس اور ٹکنالوجی کی حیرت انگیز صناعی و مشاطہ کاری اور انسانی محنت اور اُس کے ذہن اور دماغ کی بوقلموں صنعت کاریوں کے عجیب و غریب نمونے بھی دیکھے۔ ہر قسم اور ہر سوسائٹی کے لوگوں سے ملاقات کر کے ان سے تبادلۂ خیال کیا، ان کا نقطۂ نظر سمجھنے کی اور اپنا نقطۂ نظر اُن کو سمجھانے کی کوشش کی۔ وہاں کے اخبارات کو انٹرویو بھی دیا اور ریڈیو پر بھی تقریر کی، لیکن یہ سب چیزیں سفرنامہ کا موضوع ہیں، ان صفحات میں ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ افسوس ہے اس سفر اور اُس کی تیاری کے باعث اس مرتبہ غزوات پر میرے مقالہ کی چوتھی قسط اور تبصرے نہیں آر ہے ہیں۔

ضروری گذارش

کاغذ کی ہوش ربا گرانی کے باعث برہان کی اشاعت فروری ۱۹۸۳ء میں ہی بند ہو جاتی مگر ادارہ کے ممبران اور خریداران برہان کے اصرار پر اشاعت جاری رکھی گئی تھی۔ برہان میں جو کاغذ لگایا جاتا ہے گذشتہ مہینوں ۵۵ روپے فی رم کے حساب سے مل رہا تھا۔ پھر جون میں وہی کاغذ ۲۶ روپے فی رم سے زیادہ آنے لگا تھا اب اس وقت زاید از ۷۵ روپے آرہا ہے۔ اسی طرح دوسرے طباعت کے مصارف کا حال ہے ان حالات میں قارئین برہان اور ادارہ کے ممبران سے حسب ذیل امور میں تعاون درکار ہے:

۱۔ خریداران برہان اور ادارہ کے ممبران نئے خریدار اور نئے ممبروں کی توسیع کے لئے کوشش فرمائیں۔

۲۔ برہان کا چندہ اور ممبری کی فیس بر وقت ادا فرمائیں۔ ۳۔ یاد دہانی کے خطوط ارسال ہوتے ہیں قارئین ان خطوط پر فوری توجہ فرمائیں۔ ۴۔ دفتر کو خطوط روانہ کرتے یا منی آرڈر ارسال کرتے وقت اپنا خریداری نمبر تحریر فرمانا نہ بھولیں تاکہ جواب یا تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔ پتہ صاف صاف تحریر فرمائیں۔ نیاز مند منیجر برہان دہلی